إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ أن یبعثک ربّک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

یوم سہ شنبہ

جلد ۲۹	۲۱ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش	۲۲ ذوالحجہ ۱۳۵۹ھ	۲۱ جنوری ۱۹۴۱ء	نمبر ۱۶

أعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ——— نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النّاصِر

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں سستی

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

برادران جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس سال تحریک جدید سال ہفتم کے وعدوں میں جہاں شروع میں نہایت چستی سے جماعتوں نے کام کیا تھا۔ وہاں جلسہ کے بعد تمام سالوں سے زیادہ سستی ہوئی ہے۔ سینکڑوں افراد اور جماعتوں کے وعدے ابھی تک نہیں پہونچے۔

میں یہ تو نہیں مان سکتا۔ کہ جماعت کے مخلصین تھک گئے ہیں۔ ہاں شاید جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے دوستوں کو فرصت نہ ملی ہو۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی آخری تاریخ ۲۱ جنوری تک بڑھا دی گئی ہے۔ اس لئے بقیہ دوست اور جماعتیں جلد سے جلد اپنے وعدے بھجوانے کی کوشش کریں۔

مومن کا قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے جس راستے پر آپ چھ سال تک چلے ہیں۔ اب چار سال باقی کے لئے اس میں کوتاہی کرکے اپنے ثواب کو ضائع نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو اس اعلان کے بعد نئے جوش کے ساتھ چندوں کی فہرستیں تیار کرنے میں یا نامکمل فہرستوں کے مکمل کرنے میں لگ جانا چاہیئے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

اس کے علاوہ سال گزشتہ اور سالہائے ماسبق کے چندوں کے جلد از جلد وصول کرنے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ کی جائے۔ والسلام

خاکسار۔ مرزا محمود احمد

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ صلح ۱۳۲۳ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ کی شکایت ہے۔ اور حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل سے پھر کان کے درد اور چکروں کی تکلیف زیادہ ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔ حرم ثانی کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الواحد صاحب پونچھ بھیجے گئے ہیں۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب لیکچر سیالکوٹ کا امتحان مردوں کا مسجد اقصےٰ میں اور مستورات کا نصرت گرلز ہائی سکول میں ہوا۔

کل دن بھر اور شب گزشتہ بھی خوب بارش ہوئی۔ کسی قدر اولے بھی پڑے۔

کل دوپہر مرزا مہتاب بیگ صاحب نے اپنے لڑکے مرزا عبد اللطیف صاحب مولوی فاضل کی دعوت ولیمہ دی۔

آج اسلام غربت میں ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میں . . . نوجوانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنی حالت کے سدھارنے اور دین کی خدمت کے لئے تقوےٰ اور سعی سے کام لینے کی طرف توجہ کریں۔ آج اسلام غربت میں ہے۔ اور اگر آج کوئی جماعت اسے قائم نہ کرے تو تھوڑے عرصہ میں کوئی اس کا نام لیوا باقی نہ رہے گا۔"

احمدی نوجوانو! اسلام کو غربت اور کس مپرسی سے بچانا اور اس کو زندہ عالمگیر اور ابدی مذہب کی شان کے ساتھ قائم کرنا ہی تمہارا مقصد زندگی ہے۔ خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل اسی غرض کو پورا کرتا ہے۔ پس باقاعدگی، استقلال اور نیت کے ساتھ اس پر عمل کرو۔ تا اپنی زندگی کے مقصد کو پا سکو۔ خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

"الفضل" کی توسیع اشاعت کے متعلق احباب کا فرض

الفضل مالی لحاظ سے اس وقت جن مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ اس کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرما چکے ہیں۔ حضور نے احباب کو الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس خطرہ کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اگر احباب نے الفضل کی خریداری کی طرف خاص طور پر توجہ نہ کی تو اس کا روزانہ شائع ہونا محال ہو گا۔ ان حالات میں احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے فرض کو پہچانیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ آگے بڑھایا ہوا قدم پیچھے ہٹانا پڑے۔ ہر دوست کم از کم ایک نیا خریدار بنانے کی کوشش کرے۔ خاکسار مینیجر

مجالس خدام الاحمدیہ کو اطلاع

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مجلس کا سال اب ختم ہو رہا ہے۔ اور دستور اساسی کے قاعدہ نمبر ۳۴ کی رو سے میرا فرض ہے کہ میں جملہ مجالس سے سالانہ بجٹ کی تشخیص کراؤں۔ اس لئے معروض ہوں۔ کہ تمام قائدین اپنی اپنی مجلس کا سالانہ بجٹ ۵ صلح ۱۳۲۳ ہش تک ارسال ۴۴ء کردیں۔ نیز جن جن مجالس نے اپنا پچھلے سال کا بجٹ پورا نہیں کیا۔ وہ بھی ازراہ کرم اپنا بجٹ پورا کریں۔ ورنہ ان کے نام نادہندگی میں شمار کر کے صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

مندرجہ ذیل اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر یکم تا ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	نمبر	نام	نمبر	نام
۴۹۹	ادریس احمد صاحب گورداسپور	۵۳۳	فضل بی بی صاحبہ زوجہ لبھو صاحب گورداسپور	۵۶۸	سردار خان صاحب گورداسپور
۵۰۰	سائراں صاحبہ "				
۵۰۱	بشیر محمد صاحب "	۵۳۴	محمد طفیل صاحب "	۵۶۹	عالم بی بی صاحبہ "
۵۰۲	محمد خان صاحب "	۵۳۵	غلام فاطمہ صاحبہ "	۵۷۰	محمد صدیق صاحب "
۵۰۳	محمد شفیع صاحب "	۵۳۶	منیرہ بیگم صاحبہ "	۵۷۱	محمد لطیف صاحب "
۵۰۴	محمد طفیل صاحب "	۵۳۷	سردار محمد صاحب "	۵۷۲	محمد بشیر صاحب "
۵۰۵	نور محمد صاحب ہوشیارپور	۵۳۸	برکت بی بی صاحبہ "	۵۷۳	محمد بی بی صاحبہ "
۵۰۶	حسین بی بی صاحبہ گورداسپور	۵۳۹	اللہ رکھا صاحب "	۵۷۴	حاکم علی صاحب "
۵۰۷	فتح خاتون صاحبہ "	۵۴۰	زینب بی بی صاحبہ "	۵۷۵	برکت علی صاحب "
۵۰۸	حسن بی صاحبہ "	۵۴۱	محمد صدیق صاحب "	۵۷۶	اللہ رکھی صاحبہ "
۵۰۹	سردار صاحب "	۵۴۲	بشیر احمد صاحب "	۵۷۷	کاکا صاحب "
۵۱۰	مختار احمد صاحب "	۵۴۳	محمد اقبال صاحب "	۵۷۸	غلام محمد صاحب "
۵۱۱	بشیر احمد صاحب "	۵۴۴	رشیدہ بیگم صاحبہ "	۵۷۹	دین محمد صاحب "
۵۱۲	زبیدہ خاتون صاحبہ ککاک	۵۴۵	بشریٰ بیگم صاحبہ "	۵۸۰	میر محمد صاحب "
		۵۴۶	حمیدہ بیگم صاحبہ "	۵۸۱	حاکم علی صاحب "
۵۱۳	روشن دین صاحب شیخوپورہ	۵۴۷	شاہ محمد صاحب "	۵۸۲	روشن بی بی صاحبہ "
۵۱۴	مستری محمد یوسف صاحب سکھر	۵۴۸	عالم خان صاحب "	۵۸۳	چوہدری اللہ رکھا صاحب گورداسپور
۵۱۵	سید سعید حسین صاحب دہلی	۵۴۹	اسمٰعیل خان صاحب "		
۵۱۶	رشیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ	۵۵۰	مختاراں بی بی صاحبہ "	۵۸۴	عزیزہ بی بی صاحبہ "
۵۱۷	نوردین صاحب مالابار	۵۵۱	کاکے شاہ صاحب "	۵۸۵	ہادی حسن صاحب دہلی
۵۱۸	نور محمد صاحب سندھ	۵۵۲	محمد الدین صاحب "		
۵۱۹	شاہ محمد صاحب جالندھر	۵۵۳	بی بی صاحبہ "	۵۸۶	عبد الغفور صاحب منٹگمری
۵۲۰	محمد غلام ربانی صاحب ندیا بنگال	۵۵۴	صابرہ صاحبہ "		
		۵۵۵	نور احمد صاحب "	۵۸۷	ہاجرہ بی بی صاحبہ منٹگمری
۵۲۱	حسین بی بی صاحبہ بہاونگر	۵۵۶	سعیدہ صاحبہ "	۵۸۸	فضل احمد صاحب سیالکوٹ
۵۲۲	فضل بی بی صاحبہ "	۵۵۷	انوری صاحبہ "		
۵۲۳	محمد شریف صاحب "	۵۵۸	اللہ رکھا صاحب "	۵۸۹	عبد الغفور صاحب ٹپرا بنگال
۵۲۴	عبد القیوم صاحب ہزارہ	۵۵۹	عائشہ بی بی صاحبہ "		
۵۲۵	گل محمد صاحب جہلم	۵۶۰	حسن محمد صاحب "	۵۹۰	ایک صاحب شیخوپورہ
۵۲۶	مقصود علی صاحب گورداسپور	۵۶۱	محمد الدین صاحب "	۵۹۱	فضل دین صاحب گورداسپور
۵۲۷	اللہ رکھی صاحبہ "	۵۶۲	منظور احمد صاحب "		
۵۲۸	محمد طفیل صاحب "	۵۶۳	ناظر علی صاحب "	۵۹۲	نور بیگم صاحبہ بہاونگر کاٹھیاوار
۵۲۹	سکینہ بیگم صاحبہ "	۵۶۴	عبد المجید صاحب "		
۵۳۰	مسعود احمد صاحب "	۵۶۵	محمد بی بی صاحبہ "	۵۹۳	منشی فرمان علی صاحب سرگودھا
۵۳۱	التفات احمد صاحب "	۵۶۶	زہرہ بی بی صاحبہ "		
۵۳۲	لبھو صاحب "	۵۶۷	محمد شریف صاحب "		

نجات کا ذریعہ اعمال نہیں۔ بلکہ تقوےٰ ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی علالت طبع کے باعث ۱۷۔ ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش کو حضرت مولوی شیر علی صاحب نے حسب ذیل خطبہ جمعہ پڑھا۔

احادیث میں آتا ہے۔ کہ عالم آخرت میں جہنم کے اوپر ایک پُل ہوگا۔ جسے پُل صراط کہا جاتا ہے۔ اور تمام لوگوں کو اس پُل پر سے گزرنا پڑے گا۔ اور وُہی لوگ نجات پائیں گے۔ جو اس صراط پر سے سلامتی کے ساتھ گزر جائیں گے۔ بہت سے ایسے ہوں گے۔ کہ جو اس پل سے گزر جائیں گے۔ مگر بہت سے ایسے بھی ہوں گے۔ جو رستہ میں ہی گر جائیں گے۔ اور جہنم میں جا پڑیں گے اسلام میں عالم آخرت کے جو نظارے بیان کئے گئے ہیں۔ وُہ درحقیقت اس دُنیا کے تمثلات ہیں۔ اور ہمارے لئے یہ دُنیا ہی ایک پُل صراط ہے۔ ہمیں روزانہ اس قسم کے نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ کہ بعض لوگ بظاہر دین پر چل رہے ہوتے ہیں۔ احمدیت کی تعلیم پر عمل کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر ہماری آنکھوں کے سامنے وُہ ایمان کے راستہ پر سے دھڑا جا پڑتے ہیں۔ اور وُہ پُل جو خدا تعالےٰ نے ان کے امتحان کے لئے بنایا ہے اس سے گر پڑتے ہیں۔ اس قسم کے نظارے ہم روزانہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ مگر بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جن کا گرنا ہمیں نظر نہیں آسکتا۔ ان لوگوں کی شناخت کی بعض علامات ہیں جن میں سے ایک علامت یہ ہے۔ کہ بعض لوگ ابتداء میں دین کے متعلق بڑا جوش رکھتے ہیں۔ ہر کام میں اخلاص سے حصہ لیتے ہیں۔ لیکن آخر میں سست ہو جاتے ہیں اور ایمان کے رستہ سے ہٹ جاتے ہیں اسی طرح بعض لوگ وصیت بھی کرتے ہیں۔ مگر پھر اپنی وصیت کو یا تو خود منسوخ کرا لیتے ہیں۔ یا کسی اور وجہ سے ان کی وصیت منسوخ کر دی جاتی ہے اور وُہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک طرح کا گرنا ہی ہے۔ جیسے پل صراط کا مقام خوف کا مقام ہے۔ اسی طرح یہ بھی خوف کا مقام ہے۔ اس لئے ہمیں ایسی احتیاط کرنی چاہیئے۔ جو پل صراط پر سے گرنے سے بچانے والی ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بعض لوگ ساری عمر بظاہر جنتی لوگوں کے سے کام کرتے ہیں۔ مگر جب موت قریب آتی ہے۔ تو وُہ اھل النار یعنی دوزخیوں کے کام کرنے لگ جاتے ہیں۔

پس ہمیں اپنے اعمال سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔ بلکہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیں وُہ کونسا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم گرنے سے بچ سکیں۔ سو وُہ طریق تقوےٰ ہے۔ ورنہ ظاہری اعمال انسان کو نہیں بچا سکتے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا۔ ولکن ینالہ التقوی منکم (حج ع ۵)۔ کہ جانوروں کی جو قربانیاں تم دیتے ہو۔ ان کا گوشت خدا کو نہیں پہونچتا۔ بلکہ وُہ تقوےٰ پہونچتا ہے۔ جو کہ تمہارے اندر ہوتا ہے۔ تو انسان کے بچاؤ کے لئے اعمال نہیں۔ بلکہ تقوےٰ ہے۔ جو کہ اصل جڑ ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فضیلت ان کی نمازوں اور روزوں وغیرہ کی وجہ سے نہیں۔ یہ ظاہری اعمال تو تم بھی بجا لاتے ہو۔ بلکہ حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت اس بات کی وجہ سے ہے۔ جو کہ ان کے دل میں ہے۔ اور وُہ تقوےٰ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے۔

پس انسان کو چاہیئے۔ کہ ہر وقت خدا تعالےٰ کا خوف اپنے دل میں رکھے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ ہمارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر ایک لغزش سے بچائے۔ اور ہمارا انجام بخیر کرے۔ آمین؎

مرزا فضل احمد صاحب مرحوم کے جنازہ کے متعلق ایک حلفی شہادت

ذیل میں جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب حال امام مسجد دار الفضل قادیان کی ایک حلفیہ شہادت درج کی جاتی ہے۔ جو حافظ صاحب موصوف نے دو شاہدوں کی موجودگی میں خود اپنے الفاظ میں تحریر کرائی ہے۔ اور اسے سُن کر اور صحیح تسلیم کرکے اس پر اپنا تصدیقی نشان انگوٹھا ثبت کیا ہے۔ حافظ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور نہایت مخلص صحابی ہیں۔ اور سالہا سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہ چکے ہیں۔ اور نہایت متقی اور پرہیزگار۔ اور خدا ترس بزرگوں میں سے ہیں:۔

مرزا فضل احمد صاحب جن کے جنازہ کے متعلق یہ روایت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ اوّل سے دوسرے فرزند تھے۔ گو وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان کا رویہ ہمیشہ از حد مودبانہ اور فرمانبردارانہ رہا۔ ان کی وفات ان کے زمانہ ملازمت میں ملتان میں ہوئی تھی۔ اور جنازہ قادیان لایا گیا تھا۔ یہ غالباً ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے:۔

"میں حلفیہ طور پر اس بات کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ جب مرزا فضل احمد صاحب کا جنازہ ملتان سے قادیان آیا۔ تو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک کی چھت پر شہ نشین پر تشریف رکھتے تھے۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضؓ اور دوسرے لوگ بھی موجود تھے۔ میں خود بھی اس مجلس میں تھا۔ اس وقت ایک شخص نے آکر اطلاع دی۔ کہ حضور مرزا فضل احمد کا جنازہ آیا ہے۔ آپ نے یہ سُنکر حضرت خلیفہ اوّل رضؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ فضل احمد ہمارا بڑا فرمانبردار تھا۔ ہم نے ایک موقعہ پر اسے لکھا۔ کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ تو اس نے فوراً طلاق نامہ لکھ کر ہمیں بھیجدیا۔ اتنے میں ایک شخص نے عرض کیا۔ کہ حضورؑ جنازہ کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا کوئی آدمی نہ جائے"۔ والسلام۔ خاکسار:۔

نشان انگوٹھا حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد دار الفضل قادیان ۲۰/۱ ۱۹۴۱

میرے سامنے حافظ صاحب نے یہ بیان دیا۔ اور اسے سُن کر اس پر انگوٹھا ثبت کیا۔ محمد حسین قانون گوء۔ پنشنر ۲۰/۱ ۴۱ ۱۹

الراقم والشاہد۔ ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل۔ قادیان۔

جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب نے یہ حلفیہ شہادت جو میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے خود اپنے الفاظ میں مجھے املا کرائی۔ اور بعد میں اسے لفظاً لفظاً سُن کر درست اور صحیح تسلیم کیا۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان دار الامان۔ ۲۰/۱ ۴۱ ۱۹۔

نکاح کے فارم واپس کئے جائیں

بعض احباب نکاح فارم دفتر ھذا میں تصدیق کرا کر اور ابتدائی کالم ہائے فارم درج رجسٹر کرا کر بعد نکاح پڑھائے جانے کے دفتر ھذا میں فارم واپس نہیں لاتے۔ تا بقایا خانہ پُری کی جاسکے۔ اس وجہ سے ایسے خانہ ہائے رجسٹر دفتر ھذا خالی رہتے ہیں۔ اور رجسٹر نامکمل رہتا ہے۔ امسال جلسہ سالانہ پر کئی ایسے نکاح فارم احباب غالباً اپنے ہمراہ لے گئے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا ایسے احباب کو تاکید کی جاتی ہے۔ کہ تمام ایسے فارم نکاح دفتر ہٰذا میں جلدی بھجوا دیں۔ اور آئندہ ایسے فارم نکاح اعلان نکاح کے بعد ضرور دفتر ھذا میں واپس لایا کریں۔ تمام نکاح فارم دفتر ھذا میں ریکارڈ کرکے محفوظ رکھے جاتے ہیں:۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

تاریخ اسلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کے ابتدائی حالات

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اسلام کے ان درخشندہ ستاروں میں سے تھے جنہیں بالکل ابتدائی زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی آپ کا نام علی کنیت ابو الحسن اور لقب مرتضیٰ تھا۔ آپ کے والد ابو طالب قریش کے ایک معزز قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھے۔ شجرہ نسب اس طرح ہے۔ علی ابن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم۔ عبد المطلب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دادا تھے۔ پس اس لحاظ سے حضرت علیؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہوئے۔

خاندان بنی ہاشم قریش میں شریف ترین خاندان سمجھا جاتا تھا۔ آخر زمانہ میں حضرت علی کے پردادا ہاشم کعبہ کے متولی تھے۔ اور اس خصوصیت کی وجہ سے بنی ہاشم کا خاندان قریش کے دوسرے قبائل سے ممتاز سمجھا جاتا تھا۔

امام نووی لکھتے ہیں جب حضرت علی پیدا ہوئے تو اس وقت ابو طالب کہیں سفر پر گئے ہوئے تھے۔ والدہ نے ان کا نام اسد رکھا۔ جب وہ سفر سے واپس آئے تو انہوں نے علی نام تجویز کیا۔ عربی میں اسد شیر کو کہتے ہیں۔ اور شیر بیشہ جو بہت دلیر ہوتا ہے حیدر کہلاتا ہے۔ چونکہ حضرت علی کفار کے مقابلہ میں ہمیشہ جرأت سے کام لیا کرتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی بہادری کے بڑے بڑے کارنامے دکھائے۔ اس لئے آپ حیدر کے نام سے بھی مشہور رہیں۔ جو درحقیقت اسد کا ہی ہم معنی ہے۔ حضرت علی کی کنیت پہلے ابو الحسن تھی۔ لیکن ایک ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابو تراب فرمایا۔ جس سے یہ کنیت زیادہ مشہور ہو گئی۔ بخاری میں آتا ہے۔ ایک دن حضرت علی کسی ناراضگی کی بناء پر گھر سے نکل کر مسجد میں جا لیٹے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم جب گھر میں آئے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے پوچھا کہ علی کہاں ہیں تو انہوں نے عرض کیا۔ کہ مسجد میں۔ یہ سن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور دیکھا کہ حضرت علی زمین پر سوئے ہوئے ہیں اور آپ کی پشت خاک آلود ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے مٹی صاف کی۔ اور فرمایا ابو تراب اٹھ بیٹھو۔ اس وقت سے آپ کو ابو تراب کہا جانے لگا۔ حضرت علی عام الفیل کے تیسویں سال مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی پرورش بچپن سے ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے ذمہ لے لی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ اس زمانہ میں عرب میں سخت قحط پڑا۔ ابو طالب چونکہ کثیر العیال آدمی تھے۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر حضرت عباس سے کہ وہ آپ کے چچا اور آسودہ حال تھے فرمایا۔ کہ ابو طالب عیال دار ہیں۔ اور اس قحط سالی میں جو حال لوگوں کا ہو رہا ہے۔ وہ آپ سے مخفی نہیں۔ میں اور آپ دونوں چلیں۔ اور ان کے بوجھ کو کچھ ہلکا کریں۔ تجویز یہ ہے کہ ایک بچہ آپ لے لیں۔ اور ایک میں لے لوں۔ اور ہم دونوں ان کی پرورش کریں۔ حضرت عباس اس پر رضامند ہو گئے۔ اور ابو طالب کے پاس پہونچکر اس ارادہ کا اظہار کیا۔ ابو طالب کہنے لگے عقیل اور طالب کو تو میرے پاس رہنے دو۔ البتہ باقی اولاد میں سے جسے چاہو لے جاؤ۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور حضرت عباس نے حضرت جعفر کو لے لیا۔ حضرت علی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دعوائے نبوت تک آپ کے ہاں رہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حضرت علی کو اپنے سایۂ عاطفت میں لینا گو ایک طرح ان احسانات کے بدلہ میں تھا جو ابو طالب کی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پرورش کے متعلق آپ کے ایام یتیمی میں عمل میں آئے۔ لیکن اس کی تہ میں اللہ تعالےٰ کی ایک خاص مشیت بھی کام کر رہی تھی۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ زمانۂ اسلام میں حضرت علی سے بعض اہم خدمات لینا چاہتا تھا۔ اور اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ ان کی پرورش رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زیر نگرانی ہوتی اور آپ کی خوبیوں اور کمالات کو انہیں بچپن سے ہی اپنے اندر جذب کرنے کا موقعہ ملتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیر نگرانی تربیت حاصل کرنے اور آپ کے اخلاق عالیہ روزانہ مشاہدہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم منصب نبوت پر فائز ہوئے۔ تو آپ اس دعوے کو سنتے ہی ایمان لے آئے۔

مورخین کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ قبول اسلام کے وقت حضرت علی کی عمر کتنی تھی۔ ابو الفداء نو برس کی عمر بیان کرتا ہے ابن ہشام کی روایت کے مطابق دس سال عمر تھی۔ اور بعض گیارہ سال بتاتے ہیں۔ اولیت اسلام کی بحث بھی مورخین میں ایک خاص موضوع بنی رہی ہے۔ بعض حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سابق الی الاسلام کہتے ہیں بعض جیسے ابن ہشام ابن اثیر اور ابو الفداء کی تحقیق یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت پر سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ بعض حضرت علی رضی کو سب سے پہلا ایمان لانے والا قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس بارہ میں امام ابو حنیفہ کی رائے یہ ہے۔ کہ ان ابا بکر اول من اسلم من الرجال وعلیؓ اول من اسلم من الصبیان وخدیجۃ اول من اسلمت من النساء (تاریخ الخلفاء)

یعنی مردوں میں سے جس نے پہلے اسلام قبول کیا۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق ہیں۔ بچوں میں سے جو سب سے پہلے ایمان لائے وہ حضرت علی ہیں۔ اور عورتوں میں سے جن کو سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی وہ حضرت خدیجہ ہیں۔

قبول اسلام کے بعد حضرت علی رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مکہ کی گھاٹیوں میں لوگوں سے چھپ کر اللہ تعالےٰ کی عبادت بجا لاتے۔ اور حضرت علیؓ بھی وہاں پہونچ کر عبادت کرتے۔ ایک دن اسی طرح نمازیں پڑھی جا رہی تھیں۔ کہ اتفاقاً ابو طالب وہاں آ نکلے۔ ان کے لئے اس رنگ میں اللہ تعالےٰ کی عبادت بالکل عجیب چیز تھی۔ انہوں نے حیرت سے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا۔ کہ یہ کونسا دین ہے۔ آپ نے فرمایا چچا یہ خدا اور اس کے ملائکہ اور اس کے انبیاء اور ہمارے باپ ابراہیمؑ کا دین ہے۔ مجھے خدا نے اپنے بندوں کی ہدائت کے لئے مقرر کیا ہے۔ میں آپ سے بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ آپ اس حق کو قبول کریں۔ ابو طالب نے کہا کہ اے میرے بھتیجے میں اپنے باپ دادا کے مذہب کو نہیں چھوڑ سکتا۔ لیکن جب تک میں زندہ ہوں تمہیں کوئی ضرر نہیں پہونچنے دوں گا۔ اس کے بعد وہ اپنے بیٹے حضرت علی سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے تم بے شک محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی پیروی کرو کیونکہ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ تمہیں نیکی کی بات ہی بتائیں گے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ابتدائی تین سال خفیہ طور پر اشاعت اسلام کا فریضہ ادا فرماتے رہے۔ اس کے بعد یہ آئت نازل ہوئی۔ کہ انذر عشیرتک الاقربین یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب الہٰی سے ڈراؤ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس ارشاد الہٰی کی تعمیل میں اپنے خاندان کے تمام افراد کو جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی۔ ایک کھانے کی تقریب پر مدعو کیا۔ اس تقریب میں ابو طالب حمزہ۔ عباس اور ابو لہب بھی شامل تھے۔ جب کھانے سے سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں فرمایا یا بنی عبد المطلب قد جئتکم بخیر الدنیا والآخرۃ وقد امرنی اللہ تعالیٰ ان ادعوکم الیہ فایکم یوازرنی علیٰ امری ھذا کہ اے اولاد عبد المطلب میں تمہارے لئے ایک ایسی چیز لایا ہوں۔ جو بلاشبہ دُنیا و آخرت کی بہترین چیز ہے۔ اور مجھ کو

خدا تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ میں تمہیں اس کی اطاعت کی طرف بلاؤں۔ پس تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو اس عظیم الشان کام میں میرا ہاتھ بٹائے اور میرا مددگار ہو۔ تاریخ بتاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ مطالبہ فرمایا۔ تو تمام مجمع خاموش رہا۔ اور کسی ایک نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کا وعدہ نہ کیا۔ البتہ حضرت علی رضا کھڑے ہوئے اور انہوں نے بڑی ہمت سے کام لیتے ہوئے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں اگرچہ اس مجمع میں سب سے کم عمر ہوں۔ مگر اس مشکل کام کو بجالانے کے لئے تیار ہوں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی رض کے اس جواب سے بہت خوش ہوئے مگر باقی لوگ قہقہہ لگا کر اٹھ کھڑے ہوئے

کارلائل ایک یوروپین مصنف اپنی کتاب میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ یہ مجمع اگرچہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کوئی عناد نہیں رکھتا تھا۔ تاہم ان سب کو یہ ایک مضحکہ انگیز بات معلوم ہوئی۔ کہ ایک ادھیڑ عمر کا ان پڑھ (یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایک کم عمر لڑکا دونو یہ فیصلہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ تمام دنیا کے خیالات کو بدل لیں گے۔ اور اسے خدا تعالےٰ کے آستانہ پر جھکانے کی کوشش کریں گے۔ اور اسی وجہ سے سب لوگ ہنسی مذاق کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ مگر آئندہ واقعات نے ظاہر کر دیا کہ یہ بات ہنسی کے قابل نہیں تھی۔ بلکہ بہت ہی درست تھی۔ اور فی الواقعہ انہوں نے دنیا کے خیالات کو بدل کر رکھ دیا "

یہ ایک یوروپین مصنف کی رائے ہے۔ جو اسلام کی قوتِ روحانی۔ اور اس کی حیرت انگیز قوتِ جاذبہ کی شاہد ہے۔ اور بتا رہی ہے کہ اسلام مخالف عناصر کے وجود دنیا پر غالب آ کر رہا۔

ایڈیٹر صاحب اخبار "سول" سے خطاب

نامہ نگار "سول" کی غلط بیانی کی تردید

اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے رپورٹر نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جلسہ سالانہ کی تقریر کے متعلق سول میں جو غلط رپورٹ شائع کرائی۔ اس کے متعلق جناب ناظر صاحب امور عامہ کا ایک مفصل مضمون ۲۰ جنوری کے سول میں شائع ہوا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے :-

جناب ایڈیٹر صاحب سول آپ کے مؤقر اخبار نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کے پرچہ میں حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کی ایک تقریر کو بگاڑ کر شائع کر کے جماعت احمدیہ کو سخت رنج پہنچایا ہے۔ اور جب جماعت احمدیہ نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ اس غیر منصفانہ اور ناسزاوار سلوک کے خلاف پروٹسٹ کیا۔ تو آپ کے نامہ نگار نے جو غالباً اس غلط فہمی کا شکار تھا کہ جماعت احمدیہ نے اس کی تنقید پر برا منایا ہے اپنے الزامات کو یہ کہہ کر درست ثابت کرنا چاہا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے درحقیقت حکومت کے متعلق اس کی نسبت بہت زیادہ سخت الفاظ استعمال کئے تھے۔ جو اس نے شائع کئے۔ اور مزید کہا۔ کہ یہ گمان کرنا مشکل ہے کہ ایک مذہبی لیڈر جب حالت جوش میں اپنے پیروؤں کو خطاب کرتے ہوئے جماعت کے ساتھ حکومت کا غیر مناسب سلوک بیان کر رہا ہو۔ تو وہ بصورت عدم اصلاح انتقام کی دھمکی نہ دے

گورنمنٹ پر تنقید کرنے کا حق

یہ نہ جانتے ہوئے کہ احمدی کس بات پر خفا ہیں اور کیوں خفا ہیں چونکہ آپ کے نامہ نگار نے ۱۳ دسمبر کی اشاعت میں اپنی طرف سے وضاحت کے دوران میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق بے حد نامناسب ریمارکس کئے ہیں۔ اس لئے میں آپ کو بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کے نامہ نگار کی طرف سے حکومت کے خلاف امام جماعت احمدیہ کی مبیّنہ سخت تنقید کی اشاعت پر احمدیوں نے برا نہیں منایا۔ اور نہ وہ اس پر برا منا سکتے تھے۔ اس کی تو نہ کوئی وجہ تھی۔ اور نہ موقع۔ ہر شخص کی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا بھی یہ حق ہے۔ اور آپ نے کئی مرتبہ جب یہ محسوس کیا۔ کہ پبلک کے مفاد یا خود حکومت کے مفاد کا تقاضا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ ملکہ گورنمنٹ آف انڈیا کے کسی فعل یا پالیسی یا رویہ پر تنقید کی جائے۔ تو آپ نے یہ حق استعمال فرمایا ہے۔ پس ایسے ریمارکس کی اشاعت پر جو کہ آپ کا نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ حضور نے اپنی تقریر میں حکومت کے متعلق کئے جماعت کے لئے برا منانے کی کوئی وجہ نہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے۔ کہ حضور نے پنجاب گورنمنٹ کے متعلق کوئی ایسا ریمارک قطعاً نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی موقعہ ہی نہ تھا۔ سکھوں کے جلوس کے ایک مخصوص رستہ سے گزرنے کا سوال خالصۃً لوکل حکام سے متعلق تھا اور سکھوں نے جب آناً فاناً اپنا رستہ بدل لیا۔ تو پنجاب گورنمنٹ سے تو استصواب تک کا کوئی موقعہ نہ تھا۔

بُرا منانے کی وجہ

جس بات کو جماعت احمدیہ نے سخت برا منایا وہ یہ ہے کہ آپکے نامہ نگار نے حضرت امیر المومنین کے مونہہ میں وہ الفاظ داخل کرنے کی کوشش کی۔ جو حضور نے ہرگز نہیں فرمائے تھے۔ اور جو حضور فرما ہی نہ سکتے تھے۔ کیونکہ ان کے کہنے کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ احمدیت کی واضح تعلیم کی تردید کی جائے۔ اور اس کی گذشتہ پچاس سالہ روایات اور روش کے خلاف چلا جائے۔

مقدس مذہبی فریضہ

آپ کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اگر حکومت کے رویہ میں تبدیلی نہ ہوئی۔ تو احمدی انتقام کے لئے مجبور ہوں گے۔ اور حکومت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہمارا مذہب ہمیں عدم تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ حضرت امیر المومنین کی طرف یہ الفاظ منسوب کرنے کا مطلب سوائے اس کے کوئی نہیں ہو سکتا۔ کہ اگر حکومت احمدیوں کے خلاف اپنی پالیسی تبدیل نہ کرے۔ تو احمدی متشددانہ ذرائع سے انتقام لیں گے۔

جناب والا جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس امام کے ساتھ اس سے زیادہ ناانصافی اور ایذا رسانی نہیں ہو سکتی کہ انکی طرف ایسے غیر اسلامی جذبات اور خیالات منسوب کئے جائیں۔ غیر متشددانہ عدم تعاون کی راہ اختیار کرنا احمدیت کے اصول کے صریح منافی ہے۔ چہ جائیکہ حکومت یا کسی اور سے اپنی شکایات کے ازالہ کے لئے کسی بھی شکل وصورت میں متشددانہ ذرائع کو کام میں لایا جائے۔ جماعت احمدیہ کا یہ رویہ کسی مصلحت وقت کے ماتحت نہیں۔ کہ وقت اور حالات کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہو سکے بلکہ یہ انکا ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے جس میں ردوبدل یا ترمیم وتنسیخ کی گنجائش نہیں۔ پس جماعت احمدیہ کی طرف اس ناجائز رویہ کا غلط انتساب ہی وہ چیز تھی۔ جس پر اس نے برا منایا۔ اور جب اس کے خلاف ہم نے پروٹسٹ کیا۔ تو بجائے اس کے کہ اپنی غلطی پر اظہار افسوس کر کے وہ اس کا ازالہ کرتا آپ کے نامہ نگار نے explanation دے کر کہ امام جماعت احمدیہ نے پنجاب گورنمنٹ کے خلاف جو سخت الفاظ استعمال کئے تھے۔ ان کو اشاعت ہی نہیں دی جا سکتی تھی ہمارے احساسات کو اور زیادہ مجروح کیا۔

ہتک آمیز بات

اس سے زیادہ ہتک آمیز بات کوئی نہیں ہو سکتی کہ ایک مذہبی پیشوا کے متعلق جس نے اپنے ۲۵ سالہ عہدِ خلافت میں اپنی تقریروں اور مضامین کے ذریعہ اپنے پیروؤں کو یہ سکھایا۔ کہ حکومت کے ساتھ مخلصانہ اور دلی تعاون کریں۔ اور اگر اس کا مفہوم غلط بھی لیا جائے تو بھی پرواہ نہ کریں۔ اور جس نے کئی ایسے مواقع پر جب حکومت سخت مشکلات میں تھی اس کی امداد کی۔ یہ کہا جائے کہ اس نے حکومت کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنی پالیسی میں تبدیلی نہ کی۔ تو وہ متشددانہ ذرائع سے انتقام لے گا۔ متشددانہ انتقام کا کیا ذکر جماعت احمدیہ کی تعلیم کے مطابق تو غیر متشددانہ عدم تعاون بھی ناجائز ہے۔ مگر پھر بھی آپ کے اخبار نے احمدیت کی تعلیم اور اصول اور روایات سے قطعاً ناآشنا نامہ نگار کی رپورٹ کو زیادہ قابل اعتبار سمجھا۔ اور حکومت کے ساتھ جماعت احمدیہ کے تعلقات اور اس کے مقدس امام کے اس لٹریچر کو جو اپنے تشدد اور غیر متشددانہ عدم تعاون کے خلاف شائع کیا ہے بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور

یہ وہ چیز ہے جس کو ہم اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔ کیا سول اینڈ ملٹری گزٹ میں اس قسم کے توہین آمیز ریمارکس یسوع مسیح یا آپ کے حواری پطرس یا پال کے متعلق شائع ہو سکتے ہیں۔ یا کیا آپ کسی سکھ گوروؤں کے متعلق ایسی بے پرواہی سے ہتک آمیز خیالات شائع کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں؟ پس یقیناً یہ ایک غیر منصفانہ فعل ہے۔

حکومت کے خلاف پروٹسٹ کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی

یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر میں پنجاب گورنمنٹ کے کسی فعل کے خلاف پروٹسٹ نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اس کا ہرگز کوئی موقعہ ہی نہ تھا اور پروٹسٹ کرنے والی کوئی بات ہی نہ تھی۔ آپ نے جس امر کے خلاف احتجاج کیا وہ ضلع کے حکام کی عہد شکنی تھی۔ جنہوں نے اپنے وعدہ کے خلاف سکھ جلوس کو ایسے علاقوں سے گزر جانے دیا۔ جن میں زیادہ آبادی احمدیوں کی ہے۔ چنانچہ ہمارے پروٹسٹ پر برا منانے کے بجائے ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے تعاون کی اعلیٰ ترین سپرٹ اور اشتعال انگیز حالات میں بہترین ضبط و نظام کا ثبوت دینے کے لئے تحریری طور پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔

نامہ نگار "سول" کا غلط دعویٰ

اس امر کا ثبوت کہ آپ کے نامہ نگار کا دعویٰ بالکل غلط ہے یہ بھی ہے کہ عین اس وقت جب آپ کے نامہ نگار کے قول کے مطابق امام جماعت احمدیہ نے حکومت کو منتقمانہ طور پر متشددانہ ذرائع اختیار کرنے کی دھمکی دی۔ ریکروٹنگ آفس کا ایک نمائندہ احمدیوں کو فوجی خدمات کے لئے بھرتی کر رہا تھا۔ اور واقعی ۷۵ ۱ احمدی اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر چکے تھے پھر آپ یہ سن کر حیران ہونگے۔ کہ وہ ڈپٹی کمشنر صاحب جن کے سکھوں کے جلوس کے سلسلہ میں رویہ کے خلاف ہم نے زوردار پروٹسٹ کیا تھا جب پچھلے دنوں یہاں سول گارڈ کے لئے نوجوانوں کی بھرتی کے لئے آئے۔ تو ہم نے ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اس قسم کی اور بھی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ پھر یہ کس طرح ممکن تھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ احمدیت کی تعلیم۔ روایات عقائد اور اس کے اصول نیز اپنی سابقہ ہدایات کے خلاف ہیں ہزار احمدیوں کے مجمع میں ان خیالات کا اظہار فرماتے۔ جو آپ کے نامہ نگار نے ان کی طرف منسوب کئے ہیں۔ کئی معزز ہندو غیر احمدی اور بڑے بڑے سرکاری حکام جنہوں نے یہ تقریر سنی اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ کہ امام جماعت احمدیہ نے حکومت کو کوئی دھمکی نہیں دی۔ اور متشددانہ یا غیر متشددانہ ذرائع سے انتقام لینے کا کوئی ذکر تک نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی سخت الفاظ پنجاب گورنمنٹ کے خلاف استعمال فرمائے۔

ملک غلام فرید صاحب کے الفاظ سے غلط استدلال

میں یہاں سرسری طور پر ان الفاظ کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو ملک غلام فرید صاحب نے اپنی رپورٹ میں درج کئے ہیں اور جو کہ آپ کے نامہ نگار کے نزدیک اس کے بیان کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ ملک صاحب کے الفاظ یہ ہیں۔

"اس کے بعد حضرت امیر المومنین نے حکومت نیز دوسری جماعتوں کے ساتھ تعلقات کا ذکر کیا۔ اور گورنمنٹ کو متنبہ کیا۔ کہ جماعت احمدیہ اس افسوسناک سلوک پر جو قادیان میں سکھ دیوان کے موقعہ پر اس کے ساتھ روا رکھا گیا۔ سخت ناراضگی کا اظہار کرتی ہے۔ اور وہ اسے مزید برداشت نہ کرے گی"

میں آپ سے دریافت کروں گا۔ کہ اس میں متشددانہ انتقام پر اتر آنے کی دھمکی کہاں ہے۔ جو آپ کے نامہ نگار کے نزدیک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حکومت کو دی۔ اور جس کا امام جماعت احمدیہ کی طرف انتساب ہمارے احتجاج اور نفرت کا باعث ہوا۔ آپ کے نامہ نگار کا کیا حق ہے کہ وہ ملک صاحب کے الفاظ سے وہ مفہوم نکالے جس کے وہ متحمل نہیں ہیں۔ ملک صاحب تو کسی ناراضگی کا ذکر کر رہے ہیں۔ جو احمدیوں نے محسوس کی اور اس میں کیا شک ہے کہ احمدیوں نے لوکل حکام کے اس رویہ پر جو انہوں نے اپنے معین فیصلہ کے خلاف اختیار کیا۔ بہت برا منایا۔ مگر اس معاملہ کا صوبائی گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہ تھا اور اس لئے احمدیوں کی ناراضگی بھی اس سے ہرگز نہ ہو سکتی تھی۔

پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرے اس بیان کو احتیاط سے مطالعہ کرنے کے بعد آپ حقیقت تک پہنچ جائیں گے اور اپنے نامہ نگار کی رپورٹ سے پیدا شدہ تکلیف اور بدمزگی کا تصور اور باقاعدہ احساس کرتے ہوئے میرے اس بیان کو اولین فرصت میں اپنے مؤقر جریدہ میں شائع کر کے اصلاح کرینگے

مرزا شریف احمد ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

حسب ذیل جماعتیں توجہ کریں!

مندرجہ ذیل مقامات سے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کے لئے دفتر مرکزیہ سے خدام الاحمدیہ کا لٹریچر منگوایا گیا تھا۔ جو ان کو بھجوا دیا گیا۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ انہوں نے تا حال اپنے فارم رکنیت پر کر کے مرکز میں نہیں بھجوائے۔ بعض کی طرف سے فارم تو پہنچ گئے ہیں۔ لیکن انہوں نے عہدیداران کے انتخاب سے اطلاع نہیں دی۔ اور پھر اصل کام کی طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ از راہ کرم ان شہروں کے امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور نوجوان فوری توجہ فرمائیں۔

خلیل احمد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

(۱) مظفر گڑھ ضلع ملتان (۲) مٹھیانہ ڈاک خانہ راج پور سچاٹیاں ضلع ہوشیارپور (۳) موضع جنڈانوالہ چک نمبر ۱۹۵ نہر رکھ برانچ ضلع لائلپور (۴) چک نمبر ۵۵/۲ محمود پور ڈاک خانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری (۵) عالم گڑھ ضلع گجرات (۶) بنگلہ گوجیر والہ ڈاک خانہ سکندر آباد ضلع ملتان (۷) مالیرکوٹلہ (۸) موضع بنولی ڈاک خانہ نورپور ضلع مونگیر (۹) پونا (۱۰) پاک پٹن ضلع منٹگمری (۱۱) لالہ موسیٰ ضلع گجرات (۱۲) اکھنور (۱۳) چودہری والہ چک نمبر ۱۰۵ رکھ براستہ کھوڑیانوالہ ضلع لائلپور (۱۴) چک سکندر ڈاک خانہ کھاریاں ضلع گجرات (۱۵) کائنتھاں ضلع ہوشیارپور (۱۶) کپورتھلہ (۱۷) آنبہ ضلع شیخوپورہ (۱۸) گورداسپور (۱۹) بنگلور (۲۰) بیگو سرائے ضلع مونگیر (۲۱) ننہ پور ڈاک خانہ سانہ وال ضلع لودیانہ (۲۲) رنگون برما (۲۳) پٹیالہ ساہیاں ڈاک خانہ باگڑیانوالہ ضلع گجرات (۲۴) بٹاویہ جاوا (۲۵) عمرکوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان (۲۶) دیا لگڑھ ضلع گورداسپور (۲۷) چک نمبر ۱ ڈاک خانہ چک نمبر ۳۲ ج ضلع سرگودہا

سکھوں کیلئے مسلمانوں سے اتحاد مفید ہو سکتا ہے یا ہندوؤں سے

۱۹ جنوری ۱۹۴۱ء کے الفضل میں ایک مضمون "مسلم سکھ اتحاد کی اہمیت و ضرورت" پر شائع ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک مفصل مضمون ۱۷ جنوری کے نور میں "سکھوں کے لئے مسلمانوں سے اتحاد مفید ہو سکتا ہے یا ہندوؤں سے" کے عنوان سے شائع ہوا ہے یہ مضمون پانچ صفحوں کا ہے اور قریباً سات ہزار اوراق کی دیدہ ریزی کا نتیجہ ہے سکھ مسلم اتحاد کے لئے یہ مضمون بہت مفید ہو سکتا ہے۔ ضرورت ہے کہ یہ پرچہ سکھوں میں کثرت سے

قابل توجہ عہدہ داران جماعت احمدیہ

مردم شماری کے فارم جلد بھجوائے جائیں

مردم شماری جماعت احمدیہ ایک اہم کام ہے۔ جس کی نسبت کئی دفعہ اخبار الفضل میں اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ اور فارم ہائے مردم شماری بھی بھجوائے جا چکے ہیں۔ بذریعہ ڈاک یاددہانیاں بھی کرائی گئی ہیں۔ لیکن تاحال مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے فارم مکمل ہو کر نظارت ہذا میں نہیں آئے۔ فارم کا نمونہ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۰ء کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ سرکاری طور پر یہ کام ماہ مارچ ۱۹۴۱ء میں ختم ہو جائے گا۔ لیکن ہماری طرف سے یہ کام ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ تبلیغ ۱۳۲۰ ہش تک ختم ہونا ضروری ہے۔ براہ مہربانی پریذیڈنٹ صاحبان و سیکرٹریان خاص طور پر اس کام کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور فارم مکمل کر کے بھجوا دیں۔ آئندہ کوئی یاد دہانی نہیں کرائی جائے گی۔ نظارت رپورٹ کرنے پر مجبور ہو گی۔ اور معاملہ مجلس شوریٰ میں بھی پیش کیا جائیگا۔ ناظر امور عامہ

ضلع امرتسر
- ۱- امرتسر شہر
- ۲- چک سکندر
- ۳- رعیہ دیرہ وال
- ۴- بیاس
- ۵- ٹرپئی

(لاہور)
- ۶- لاہور شہر
- ۷- مزنگ
- ۸- لاہور چھاؤنی
- ۹- رائے ونڈ
- ۱۰- منڈی پتوکی

ضلع گوجرانوالہ
- ۱۱- گوجرانوالہ شہر
- ۱۲- فیروزوالہ
- ۱۳- تلونڈی کھجوروالی
- ۱۴- اکال گڑھ
- ۱۵- حافظ آباد
- ۱۶- کاموکے

ضلع گجرات
- ۱۷- دھیر کے کلاں
- ۱۸- کڑیانوالہ

ضلع جہلم
- ۱۹- محمود آباد
- ۲۰- ہنولہ
- ۲۱- احمدی پورہ
- ۲۲- رہتاس

ضلع شیخوپورہ
- ۲۳- بھینی شرقپور
- ۲۴- کرم پورہ
- ۲۵- چک چہور ۱۱۷
- ۲۶- شاہدرہ
- ۲۷- بیداد پور
- ۲۸- چک دھیندو
- ۲۹- چک ۶/۵۶
- ۳۰- کالا خطائی
- ۳۱- کرتو

ضلع جھنگ
- ۳۲- جھنگ خاص
- ۳۳- جھنگ مگھیانہ
- ۳۴- بستی وریام

ضلع سرگودھا
- ۳۵- سرگودھا
- ۳۶- بھلوال
- ۳۷- شاہ پور صدر
- ۳۸- چاہ جوگیوالہ
- ۳۹- بھابھڑہ
- ۴۰- مجوکہ
- ۴۱- چک ۹۹ ج
- ۴۲- چک ۳۷ ج
- ۴۳- چک ۳۲-۳۳ مکے والہ
- ۴۴- ادرحمہ
- ۴۵- جھنی تاجہ ریحان
- ۴۶- جھکہ
- ۴۷- گھوگھیاٹ

ضلع سیالکوٹ
- ۴۸- سیالکوٹ شہر
- ۴۹- سیالکوٹ چھاؤنی
- ۵۰- ادرامجھا گوپٹی
- ۵۱- رسولپور درگانوالی
- ۵۲- موسے والہ
- ۵۳- کوٹ کوڑا
- ۵۴- کورووال بھڑتانوالہ
- ۵۵- مالو کے بھگت
- ۵۶- گھٹیالیاں
- ۵۷- چونڈہ
- ۵۸- بھاگووال
- ۵۹- میڈیکی بیری
- ۶۰- رائے پور قادر آباد
- ۶۱- ٹھروہ
- ۶۲- چہور
- ۶۳- قلعہ صوبہ سنگھ
- ۶۴- بوبک مرالی
- ۶۵- مالوکے تتلے
- ۶۶- عینو والی
- ۶۷- نارووال
- ۶۸- ڈیریانوالہ
- ۶۹- ننگل رندھیر
- ۷۰- رعیوالہ سیداں
- ۷۱- دھرگ میانہ
- ۷۲- بدوملہی
- ۷۳- خانیوالی میانوالی
- ۷۴- ہیڈمرالہ وچوک پور
- ۷۵- کوٹ آغا
- ۷۶- میادی ڈوگراں
- ۷۷- ڈھپی کوٹلی لوہاراں
- ۷۸- احمد پور
- ۷۹- عہدی پور
- ۸۰- صابو بھڈیار
- ۸۱- کوٹ کریم بخش
- ۸۲- میاں نانو

ضلع راولپنڈی
- ۸۳- گوجر خان

ضلع کیمبل پور
- ۸۴- پنجند
- ۸۵- کندیاں
- ۸۶- میانوالی خاص
- ۸۷- کالاباغ

ضلع ڈیرہ غازی خان
- ۸۸- ڈیرہ غازیخان
- ۸۹- کوٹ قیصرانی
- ۹۰- بستی مندرانی
- ۹۱- رکھ مور جھنگی

ضلع پشاور
- ۹۲- چارسدہ
- ۹۳- پشاور خاص
- ۹۴- اسماعیلہ
- ۹۵- ٹوپی
- ۹۶- لنڈی کوتل
- ۹۷- پاڑہ چنار
- ۹۸- بنوں
- ۹۹- سرائے نورنگ
- ۱۰۰- وانو

ضلع ملتان
- ۱۰۱- ملتان شہر
- ۱۰۲- بہاولپور
- ۱۰۳- بہاول نگر
- ۱۰۴- علی پور
- ۱۰۵- قتال پور
- ۱۰۶- میاں چنوں
- ۱۰۷- چک ۱۱۳ مراد
- ۱۰۸- محمود آباد ۹/۱۰ R
- ۱۰۹- بوریوالا منڈی
- ۱۱۰- دہاڑ منڈی
- ۱۱۱- چک ۶۳/۶ R
- ۱۱۲- جلہ آرائیاں
- ۱۱۳- چک ۵۹/۹ R
- ۱۱۴- چک ۱۵/۱۰ R
- ۱۱۵- چک ۱۸/۱۰ R
- ۱۱۶- بستی شادیوال
- ۱۱۷- چک ۲۳/۳
- ۱۱۸- چک ۱۲۶ امراؤ

ضلع منٹگمری
- ۱۱۹- چک ۹/۱۱ L
- ۱۲۰- رینالہ خورد
- ۱۲۱- نورشاہ

ضلع فیروزپور
- ۱۲۲- فرید کوٹ
- ۱۲۳- سکھانند
- ۱۲۴- حصار
- ۱۲۵- کرنال
- ۱۲۶- محمود پور
- ۱۲۷- شاہ آباد

ضلع ہوشیارپور
- ۱۲۸- ہوشیارپور خاص
- ۱۲۹- مزبرہ دیال
- ۱۳۰- سرشت پور
- ۱۳۱- مہچگلانہ
- ۱۳۲- بیرم پور
- ۱۳۳- گھسیٹ پور
- ۱۳۴- اہل پور
- ۱۳۵- عالم پور
- ۱۳۶- عمرپورہ
- ۱۳۷- بہت پور
- ۱۳۸- بہبووال چھیناں
- ۱۳۹- ننگنہ

ضلع لدھیانہ
- ۱۴۰- لدھیانہ
- ۱۴۱- ھمبٹ
- ۱۴۲- ملود
- ۱۴۳- چک لوہٹ
- ۱۴۴- رائے کوٹ
- ۱۴۵- جگنگن
- ۱۴۶- سانپنے وال
- ۱۴۷- علی پور کھنہ
- ۱۴۸- ملیہ
- ۱۴۹- مالیر کوٹلہ
- ۱۵۰- جگراؤں
- ۱۵۱- سیر پور خورد
- ۱۵۲- ماچھی واڑہ

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے پہلے اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۷۶۳ منکہ سعیدہ بانو زوجہ حافظ مبین الحق صاحب شمس قوم پٹھان عمر تقریباً ساڑھے اکیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم ماہ صلح ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ پانچ سو روپیہ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ زیور طلائی نقرئی مبلغ پچاس روپیہ یعنی کل جائیداد ۵۵۰/۰ روپیہ کی ہوئی۔ پس میں اپنی کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد اگر مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اور کوئی میری جائداد ثابت ہو گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان ہو گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کل رقم حصہ وصیت یا کچھ رقم حصہ وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ بقلم حافظ مبین الحق شمس۔ الامتہ سعیدہ بانو بقلم خود گواہ شد حافظ مبین الحق شمس بقلم خود خاوند موصیہ اسسٹنٹ داروغہ نزول کچہری صدر امرتسر گواہ شد محمد اسمٰعیل صدیقی میک ورکس قادیان گواہ شد محمد رحیم الدین شمس بقلم خود۔

نمبر ۵۷۶۶ منکہ چوہدری محمد نقی ولد نواب چوہدری محمد الدین صاحب باجوہ عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی عنایت خاں ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ اخاء ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱- میری وفات پر جس قدر میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ کروں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ (۲) میں اسوقت اپنے والد صاحب کے ساتھ رہتا ہوں۔ اور زیر ٹریننگ ہوں میری علیحدہ ماہوار آمدنی کوئی نہیں۔ کام شروع کرنے پر جو بھی میری ماہوار آمدنی ہو گی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اسوقت قریباً یکصد روپیہ ماہوار مجھے جیب خرچ کے طور پر ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی اپنی آمدنی کے ہونے تک ادا کرتا رہوں گا۔ العبد محمد نقی بقلم خود گواہ شد محمد الدین ریونیو منسٹر جودھپور والد موصی گواہ شد ملک احمد موٹر ڈرائیور جودھپور۔

نمبر ۵۷۶۹ منکہ شاہ زمانی بیگم بنت سید حافظ عبد الحمید صاحب مرحوم قوم سید عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کمرشل ہوس منصوری ضلع ڈیرہ دون صوبہ یو۔ پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۲/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جس قدر جائداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد جس کی آمد پر میرا گزارہ بھی ہے اس کی موجودہ قیمت قریباً چار ہزار روپیہ ہے۔ اور یہ جائداد مجھے اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے بطور ورثہ ملی ہے۔ اور اسوقت میرے دوسرے ۲ بہن بھائیوں اور والدہ صاحبہ کے حصوں کے ساتھ شامل ہے۔ اور یہ سب جائداد غیر منقولہ ہے۔ اور منصوری میں واقعہ ہے۔ اور میونسپل بورڈ میں ورثاء سید عبد الحمید صاحب کے نام پر درج ہے۔ فقط العبد ...

مسعودہ شاہ زمانی بیگم گواہ شد ... [illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۸ جنوری۔ اس وقت تک برطانیہ میں ۳۰ لاکھ نوجوان فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔

دمشق ۱۸ جنوری۔ برلن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ مقبوضہ فرانس میں تین ہزار برطانوی باشندے گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ اور انہیں نظر بند کر دیا گیا ہے

لنڈن ۱۸ جنوری۔ مصری وزارت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ نصف شب کے قریب نہر سویز کے رقبہ میں بمباری کی گئی۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ آج مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ جنگ میں ہماری کامیابی یقینی ہے۔ مگر میں یہ امید نہیں دلا سکتا کہ یہ فتح آسانی سے حاصل ہو جائے گی۔ یا یہ کہ جو مشکل ہم پر پڑی ہے وہ آسانی سے گذر جائے گی ہمیں ابھی کئی ماہ اپنے شہروں پر بمباری برداشت کرنی پڑے گی۔ برطانیہ پر حملہ کا خطرہ ابھی دور نہیں ہوا۔ لیکن اگر جولائی تک حملہ نہ ہوا۔ تو پھر ہٹلر کے لئے حملہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ دمشق وائرلیس سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے شاہ ابن سعود کو گذشتہ دنوں قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے شاہ فاروق والئ مصر کو بھی قتل کرنے کی کوشش کی۔ مگر آپ بال بال بچ گئے۔

میڈرڈ ۱۸ جنوری۔ کل برطانیہ اور سپین کے مابین ایک معاہدہ ہو گیا جس کے رو سے سپین کو کینیڈا کی گندم مہیا کی جائے گی۔ گندم لانے کے لئے سپین اپنے جہاز بھیجے گا۔ سپین نے جرمنی سے بھی ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کے رو سے جرمنی سپین کو پچاس لاکھ مارک کی مالیت کا کاغذ مہیا کرے گا۔ یہ ابھی معلوم نہیں ہوا۔ کہ اس کے عوض جرمنی کو کیا ملے گا۔

ڈبلن ۱۸ جنوری۔ آئرش پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا نے کہا۔ کہ آئرلینڈ کو بھی اسی طرح خطرہ ہے جس طرح لڑنے والے ممالک کو۔ اہل ملک کو چاہیئے کہ گندم کم اور آلو و جو کا آٹا زیادہ استعمال کریں۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ برطانیہ کا ایک فوجی مشن جس میں سٹاف افسر دنان کمشنڈ افسر تھے۔ چھ ماہ سے ایبے سینیا میں کام کر رہا تھا۔ اس نے ایک خفیہ کیمپ قائم کر رکھا تھا۔ جس میں برابر اسلحہ جات اور دوسرا سامان پہنچتا رہتا تھا۔ اس مشن نے ہزاروں حبشیوں کو نئے ہتھیاروں کے استعمال کی ٹریننگ دیدی ہے۔ اور اب یہ لوگ اطالویوں کے لئے سخت مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اطالوی حکومت اب صرف چند ایک شہروں اور بڑی بڑی سڑکوں تک محدود ہے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ آج جرمن طیاروں نے مالٹا پر حملہ کیا۔ مگر برطانوی شکاری جہازوں نے ان میں سے پانچ کو گرا لیا اور کسی ایک کو نقصان پہنچایا۔ حملہ سے سرکاری مال کو کچھ نقصان پہنچا۔ اور بعض لوگ زخمی ہوئے۔ ہمارے دو شکاری ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔ مگر ان کے ہوا باز بچا لئے گئے۔

ایتھنز ۱۹ جنوری۔ ایک یونانی ڈبکنی کشتی نے اٹلی کے ۱۱½ ہزار ٹن وزنی جہاز سارڈینیا کو غرق کر دیا۔ یونان کی بری افواج بھی چھوٹے پیمانہ پر کارروائی کر رہی ہیں۔

نیویارک ۱۹ جنوری۔ نیشنل ڈیفنس کمیشن کے صدر نے امور خارجہ کی کمیٹی کو بتایا ہے کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ کے بل پیش کرنے کی ایک بڑی وجہ امریکہ کے بچاؤ کی ضرورت ہے۔

نیویارک ۱۹ جنوری۔ امریکن وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ کینیڈا کو پٹرول۔ ایلومینیم اور مشینری کے بعض پرزے بھیجنے کے لئے عام لائیسنس جاری کر دیا گیا ہے۔ دوسرے ملکوں کو مال بھیجنے کے لئے علیحدہ علیحدہ لائیسنس درکار ہونگے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ مشرقی یورپ میں بلا کی سردی کے ساتھ وبائیں بھی پھوٹ پڑی ہیں۔ پولینڈ میں پول اور جرمن اکٹھے ہی دفن کئے جاتے ہیں۔ رومانیہ میں بھی وبائیں پھوٹنے کی خبریں آ رہی ہیں۔ بوڈاپسٹ میں سخت قسم کا انفلوئنزا پھیل رہا ہے

لاہور ۱۹ جنوری۔ آج پنجاب کے سکھ لیڈروں کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں ایک خالصہ ڈیفنس لیگ قائم کی گئی۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ملک کی حفاظت کے سلسلہ میں سکھوں کو زیادہ سے زیادہ بھرتی کیا جائے۔ اور فوج میں ان کی پوزیشن کو برقرار رکھا جائے۔ اس لیگ کے سرپرست مہاراجہ پٹیالہ ہیں۔

مدراس ۱۹ جنوری۔ نیشنل لبرل فیڈریشن کے سابق صدر نے آج ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے موجودہ جنگ اور اس کے وسیع اثرات پر روشنی ڈالی آپ نے کہا اس لڑائی سے ہندوستان کا متاثر ہونا یقینی بات ہے۔ نہ صرف ہندوستان کا بلکہ برطانیہ یورپ اور دیگر تمام جمہوری حکومتوں پر اس کا اثر پڑے گا۔ امریکہ نے برطانیہ کی اب تک جو مدد کی ہے تو اسی لئے کہ نہ صرف امریکہ کی بلکہ تمام یورپین ممالک کی جمہوری آزادی کو اس وقت خطرہ درپیش ہے۔ ہندوستان بھی آزاد ہو سکتا ہے جب برطانیہ جیت جائے۔ پس ہندوستانیوں کو چاہیئے کہ خواہ انہیں تکلیف ہو پھر بھی برطانیہ کی مدد کریں۔ شمالی افریقہ میں ہندوستانی فوج نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس ہندوستانی فوج نے ہندوستان کی لاج رکھ لی۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ سکھوں کے اس جلسہ میں جو آج لاہور میں منعقد ہوا۔ مہاراجہ صاحب پٹیالہ کا ایک اہم پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ اس وقت انصاف اور ظلم کی طاقتوں میں ایک بھیانک لڑائی ہو رہی ہے اس لئے سکھوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے حکومت برطانیہ کو پوری مدد دینی چاہیئے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ سکھوں نے مدد نہیں کی۔ سکھوں نے پرانے زمانے میں بہادری کے بڑے بڑے جوہر دکھائے ہیں اور ہندوستان کی حفاظت کے لئے شاندار قربانیاں کرتے چلے آئے ہیں۔ اب جب کہ ظلم اور انصاف میں جنگ ہو رہی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ سکھ پیچھے نہیں رہیں گے۔ سکھ سپاہیوں نے شمالی افریقہ میں جو کارنامے دکھائے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے مہاراجہ صاحب نے کہا۔ گذشتہ اگست میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ برطانیہ کو مدد دیں گے سو ہم نے اس عہد کو پورا کیا اور انسانی آزادی اور دنیا کے امن کے لئے اپنی جانیں قربان کیں۔ مہاراجہ صاحب نے اسی سلسلہ میں مجلس نااتفاقی کی مذمت کی اور فرمایا کہ اگر خالصہ کو کوئی بڑی یا چھوٹی شکایتیں ہوں تب بھی یہ وقت ان شکایات کو پیش کرنے کا نہیں۔ اس جلسہ میں سر جوگندر سنگھ اور شرومنی اکالی دل کے بہت سے ممبر موجود تھے۔ مہاراجہ صاحب کے مشورہ کو سب نے قبول کیا اور کئی ریزولیوشنز پاس کئے۔ ایک خالصہ ڈیفنس لیگ بھی بنائی گئی۔ جس کے اخراجات کے لئے مہاراجہ صاحب نے ۱۱ ہزار روپیہ دیا۔ اور ایک ہزار ماہوار دیا کریں گے۔

لاہور ۱۹ جنوری۔ سر جوگندر سنگھ صاحب نے وزیر اعظم پنجاب سے درخواست کی ہے کہ وہ ایسی کوشش کریں کہ تمام قوموں میں فرقہ وار عارضی سمجھوتہ ہو جائے اگر ایسا ہو سکے تو ہندوستان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جائے۔

لکھنؤ ۱۹ جنوری۔ یو پی کی جنگی کمیٹی نے برطانیہ کے ہوائی بیڑہ کے لئے چھ لاکھ کی ایک اور رقم برطانیہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی